پارہ: نمبر 03

دورہ قرآن نوٹس

(زاہدہ یاسر ٹیم)

السلام وعلیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ ربّ العالمین والصلاۃ والسلام عَلٰی رَسُوْلِہٖ الامین

فالعاقبۃ للمتقین امابعد

فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

تیسرا پارہ:

آج ہم تیسرا پارہ ان شاء اللہ العزیز کریں گے سورۃ البقرہ آیت نمبر 253 سے۔

آیت: 253 تا 254

ترجمہ:

* یہ رسول، ان میں سے کوئی ایسا تھا جس سے خدا خود ہم کلام ہوا (جیسے موسیٰ علیہ السلام) اور کسی کو اللہ نے دوسری حیثیتوں سے بلند درجے دیے اور آخر میں عیسی ابن مریم کو روشن نشانیاں دے کر بھیجا اور روح القدوس سے اس کی مدد کی اور اگر اللہ چاہتا تو ممکن نہ تھا کہ ان رسولوں کے پاس جو لوگ روشن نشانیاں دیکھ چکے تھے وہ آپس میں لڑتے اور لیکن انہوں نے باہم اختلاف کیے پھر کوئی ایمان لے آیا اور کسی شخص نے کفر کی روش اختیار کی اور لیکن اگر اللہ چاہتا تو وہ ہر گز نہ لڑتے لیکن اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔

* اے لوگو جو ایمان لائے ہو جو کچھ مال و متاع ہم نے تم کو بخشا ہے اس میں سے خرچ کرو اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی نہ ہی کوئی دوستی کام آئے گی نہ ہی کوئی سفارش چلے گی۔

اس کے بعد یہاں سے آگے آیت الکرسی کا ذکر ہے جس کے بارے میں احادیث سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ یہ آیت تمام آیات کی سردار ہے۔ قرآن پاک کی تمام آیات کی سردار جو اللہ تعالی کے عرش کے سائے تلے سے نازل ہوئی ہے یہ آیت جس گھر میں پڑھی جائے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

* رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تورات کو بستر پر جا کر اس آیت کو پڑھ لے گا تو اللہ تعالی کی طرف سے تجھ پر ایک محافظ مقرر ہو جائے گا اور صبح تک شیطان تیرے قریب بھی نہیں آسکے گا۔

* اسی طرح ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھ لے اسے جنت میں جانے سے کوئی چیز نہیں روک سکے گی سوائے موت کے۔

تو اتنی خوبصورت آیت ہے۔ اس میں اسم اعظم ہے اور اسم اعظم کے ذریعے اللہ تعالی سے جو بھی دعا مانگی جائے اللہ تعالی اس دعا کو قبول کرتے ہیں یعنی آیت الکرسی پڑھنے کے بعد دعائیں مانگیں تو وہ دعائیں ضرور ضرور ان شاء اللہ قبول ہوں گی۔

آیت:255

ترجمہ:

* اللہ وہ زندہ جاوید ہستی جو تمام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے وہ نہ سوتا ہے اور نہ اسے اونگھ آتی ہے زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے کون ہے جو اس کی جناب میں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے جو کچھ بندوں کے سامنے ہے اسے بھی وہ خوب جانتا ہے اور جو کچھ ان سے اوجھل ہے اس سے بھی وہ خوب واقف ہے اور اس کی معلومات میں سے کوئی چیز ان کے

ادراک میں نہیں آسکتی سوائے اس کے کہ کسی چیز کا علم وہ خدا خود ہی ان کو دینا چاہے اس کی حکومت آسمانوں اور زمین پر چھائی ہوئی ہے اور ان کی نگہبانی اس کے لیے کوئی تھکا دینے والا کام نہیں ہے پس وہی ایک بزرگ عظیم ذات ہے۔

آیت:256 تا257

ترجمہ:

* دین کے معالے میں کوئی زور زبر دستی نہیں صحیح بات غلط خیالات سے الگ چھانٹ کے رکھ دی گئی ہے اب جو بھی طاغوت کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لے آئے اس نے ایک ایسا مضبوط سہارا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے اور اللہ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔

* جو لوگ ایمان لاتے ہیں ان کا حامی و مدد گار اللہ تعالی ہے اور وہ ان کو تاریکیوں سے روشنی میں لے کر آتا ہے اور جو لوگ کفر کی روش اختیار کرتے ہیں ان کا حامی و مدد گار طاغوت اور شیطان ہے وہ انہیں روشنی سے تاریکیوں کی طرف کھینچ لے جاتے ہیں یہ آگ میں جانے والے لوگ ہیں جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے۔

اس سے اگلے رکوع میں ابراہیم علیہ السلام اور نمرود کا قصہ ہے۔

آیت:258

ترجمہ:

* کیا تم نے اس شخص کے حال پر غور نہیں کیا جس نے ابراہیم علیہ السلام سے اس کے رب کے بارے میں جھگڑا کیا تھا کہ اللہ نے اس شخص کو حکومت دے رکھی تھی جب ابراہیم علیہ السلام نے کہا میرا رب تو وہ ہے جس کے اختیار میں زندگی اور موت ہے تو اس شخص نے جواب دیا زندگی اور موت تو میرے اختیار میں ہے۔

(تو ایسے میں کیا کیا؟
ایک بے گناہ شخص کو پھانسی چڑھوا دیا اور ایک شخص جس کی پھانسی کا حکم ہو چکا تھا اس کو زندگی بخش دی اور کہنے لگا کہ میں بھی زندگی اور موت دیتا ہوں)۔

* ابراہیم علیہ السلام نے کہا اچھا تو بے شک میرا خدا تو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے تو ذرا اسے مغرب سے نکال لا یہ سن کر وہ کافر حیران رہ گیا مگر اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

آیت:259

ترجمہ:

* یا پھر مثال کے طور پر اس شخص کو دیکھو جس کا گزر ایک ایسی بستی پر ہوا جو اپنی چھتوں پر اوندھی گری پڑی تھی اس نے کہا یہ آبادی جو ہلاک ہو چکی ہے اسے اللہ کس طرح دوبارہ زندگی بخشے گا اس پر اللہ نے اس کی روح قبض کر لی اور وہ سو برس تک مردہ پڑا رہا پھر اللہ نے اسے دوبارہ زندگی بخشی اور اس سے پوچھا بتاؤ کتنی مدت پڑے رہے ہو اس نے کہا ایک دن یا چند گھڑیاں فرمایا تم پر سو برس اسی حالت میں گزر چکے ہیں اب ذرا اپنے کھانے اور پانی کو دیکھو کہ اس میں ذرہ تبدیلی نہیں آئی دوسری طرف ذرہ اپنے گدھے کو بھی دیکھو کہ اس کا پنجر کس طرح بوسیدہ ہو رہا ہے اور یہ ہم نے اس لیے کیا ہے کہ ہم تمہیں لوگوں کے لیے ایک نشانی بنا دینا چاہتے ہیں پھر دیکھو کہ ہڈیوں کے اس پنجر کو ہم کس طرح اٹھا کر گوشت چڑھاتے ہیں اس طرح جب حقیقت اس کے سامنے بالکل واضح ہو گئی تو اس نے کہا میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

اللہ تعالی اس طرح کے اکثر واقعات اپنے انبیاء علیہ السلام کو مشاہدہ کرواتے رہیں ہیں۔ اس کے بعد آگے پھر ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ آرہا ہے۔

آیت:260

ترجمہ:

* اور وہ واقعہ بھی یاد کرو جب ابراہیم نے کہا تھا کہ اے میرے مالک مجھے دکھا دے کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے فرمایا اے ابراہیم کیا تو ایمان نہیں رکھتا اس نے عرض کیا ایمان تو رکھتا ہوں مگر دل کا اطمینان چاہتا ہوں فرمایا اچھا چار پرندے لے لے اور ان کو خود سے مانوس کر لے پھر ان کا ایک ایک جز ایک ایک پہاڑ پہ رکھ دے پھر ان کو پکار وہ تیرے پاس دوڑے چلے آئیں گے اور خوب جان لے اللہ بہت زبردست حکمت والا ہے۔

اب یہاں سے اگلی آیات میں اہل ایمان کو مال کی قربانیاں دینے کی ترغیب دلائی جارہی ہے اور احکامات سکھائے جارہے ہیں کہ کیسا مال اللہ تعالی قبول کرتے ہیں نیت کی کس قدر اہمیت ہے اور مال کیسا پاکیزہ ہونا چاہیے۔

آیت:261

ترجمہ:

* جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ بویا ہو اور اس میں سے سات بالیاں نکلیں اور ہر ہر بالی میں سو دانے ہوں اسی طرح اللہ جس کے عمل کو چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے۔

یعنی ایک دانہ بویا، ایک دانہ صدقہ کیا اور سات سو دانے اللہ تعالی اس کے جواب میں ریٹرن کریں گے۔

ایک روپے صدقے کو اللہ تعالی نے اتنا بڑھایا کہ وہ 700 روپے بن گئے اللہ تعالی کی طرف سے واپس ملے گا اللہ جس کے لیے چاہے ویسا اس کا عمل بڑھا دے۔

* اور اللہ خوب وسعت والا اور علیم ہے۔

آیت:262

ترجمہ:

* جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور خرچ کر کے پھر احسان نہیں جتاتے نہ دکھ دیتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان کے لیے کسی رنج اور خوف کا موقع نہیں ہو گا۔

آج ہمارا کیا دستور ہے؟

ہم لوگ تو ذرا سا کسی کو کچھ دے بیٹھیں تو جب تک 10 جگہوں پہ نہ بتائیں تب تک سکون نہیں آتا ایون کہ اگر پیرنٹس کے اوپر بھی کچھ ان کی ضروریات پوری کرتے ہیں تو بہن بھائیوں کے سامنے جتلاتے رہتے ہیں اور ماں باپ جو اتنے اتنے بچوں کو اتنے شفقت سے پالتے ہیں بچے سارے مل کے ایک ماں باپ کی ضروریات اچھی طرح سے پوری نہیں کر پاتے لیکن اللہ کے ہاں تو صرف وہی صدقہ قابل قبول ہے جس کے پیچھے احسان نہ آئے احسان نہ جتلایا جائے۔

آیت:263 تا265

ترجمہ:

* بھلی بات کہہ دینا اور درگزر کر دینا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے پیچھے دکھ ہو اور اللہ بے نیاز اور بردبار ہے۔

* اے ایمان والو اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور دکھ دے کر اس شخص کی طرح خاک میں نہ ملا دو جو اپنا مال محض لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے وہ نہ تو اللہ پر یقین رکھتا ہے اور نہ آخرت پر اس کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چٹان ہو جس پر مٹی کی تہہ جمی ہوئی ہو اور اس پر جب زور کی بارش برسے تو ساری مٹی بہہ جائے گی اور چٹان صاف کی صاف رہ جائے گی ایسے لوگ اپنے نزدیک خیرات کر

کے جو نیکی کماتے ہیں اس میں سے کچھ بھی ان کے ہاتھ قیامت کے دن نہیں آئے گا اور اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

* اور جو لوگ اپنے مال محض اللہ کی رضاجوئی کے لیے دل کے پورے ثبوت اور پختگی کے ساتھ خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے کسی اونچی جگہ پر ایک باغ ہو اگر زور کی بارش ہو جائے تو دگنا پھل آئے اور اگر زور کی بارش نہ بھی ہو تو ایک ہلکی پھوار ہی اس کے لیے کافی ہو جائے پھر تم جو کچھ کرتے ہو وہ سب اللہ کی نظر میں ہے۔

یہاں پہ بارش یا ہلکی پھوار سے مراد جذبہ اور نیت اور اللہ تعالی کے لیے انفاق کرنا خرچ کرنے کا شوق ہے تو یہ جتنا شوق زیادہ ہو گا جتنی نیت خالص ہو گی اتنا ہی زیادہ اجر ملے گا اسی وجہ سے تو ایک کھجور احد پہاڑ برابر ہو جائے گی کہ جتنی نیت اللہ کے لیے خالص تھی وہاں پہ بڑے بڑے صدقے نہیں چاہئیں وہاں پہ نیت کے مطابق چاہیے کہ

* ایک حدیث میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ کون سا صدقہ افضل ہے تو آپ نے فرمایا کم مال والے کا ہمت کرنا اور پوشیدہ طریقے سے محتاج کی ضرورت پوری کر دینا۔

تو بڑے بڑے صدقات کی بجائے چھوٹے صدقات لیکن اللہ کے لیے خالص نیت کے ساتھ کئے جائیں تو وہ اللہ کے ہاں اتنے ہی زیادہ قبول ہونگے۔

آیت:266 تا 267

ترجمہ:

* کیا تم میں سے کوئی شخص یہ بات پسند کرتا ہے کہ اس کے پاس ایک ہرا بھرا باغ ہو نہروں سے سیراب، کھجوروں اور انگوروں اور ہر قسم کے پھلوں سے لدا ہوا ہو اور وہ عین اس وقت ایک تیز آگ

کے بھگولے کی زد میں آکر جھلس جائیں جبکہ وہ شخص خود بوڑھا ہو چکا ہو اور اس کے بچے کمسن ہوں ابھی کسی لائق نہ ہوں اس طرح اللہ اپنی باتیں تمہارے سامنے بیان کرتا ہے شاید کہ تم غور و فکر کرو۔

* اے لوگو جو ایمان لائے ہو جو مال تم نے کمائے ہیں اور جو کچھ ہم نے زمین میں سے تمہارے لیے نکالا ہے اس میں سے بہتر حصہ اللہ کے راستے میں خرچ کرو ایسا نہ ہو کہ اس کے رستے میں دینے کے لیے بری سے بری چیز نکالنے کی کوشش کرنے لگو حالانکہ وہ ہی چیز اگر کوئی تمہیں دے تو تم ہرگز اسے لینا گوارا نہ کرو سوائے اس کے کہ اس کو قبول کرنے میں تم چشم پوشی کرو اور خوب جان لو اللہ بے نیاز بہترین تعریف والا ہے۔

ویسے بھی جب ہم صدقہ دیتے ہیں تو صدقہ کسی بندے کے ہاتھ میں جانے سے پہلے اللہ کے ہاتھ میں چلا جاتا ہے تو ایسی چیز دینی چاہیے جو ہم اللہ تعالی کو دے سکیں اور قیامت کے دن اسی چیز کا بدلہ ہمیں ملنا ہے تو صدقہ دیتے ہوئے کنجوسی یا دل کی تنگی کا شکار نہیں ہونا چاہیے بلکہ اچھی سے اچھی چیز اللہ کے راستے میں دینی چاہیے۔

آیت:268 تا 271

ترجمہ:

* شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کی دعوت دیتا ہے مگر اللہ تمہیں اپنی بخشش اور فضل کی امید دلاتا ہے اللہ بڑا فراخ اور دانا ہے۔

* وہ جس کو چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے اور جس کو حکمت مل گئی اسے حقیقت میں بڑی دولت مل گئی (خیر اکثیرا مل گئی) ان باتوں سے صرف وہی لوگ سبق حاصل کرتے ہیں جو عقل مند ہیں۔

* تم نے جو کچھ بھی خرچ کیا ہو اور جو نذر بھی مانی ہو اللہ کو اس کا علم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

* اگر تم اپنے صدقات اعلانیہ دو تو یہ بھی اچھے ہیں اور اگر چھپا کر حاجت مندوں کو دے دو تو یہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے تمہاری بہت سی برائیاں ان صدقات کی وجہ سے دور ہو جائیں گی اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

یہ جو صدقات ہیں بہت سے گناہوں کو دھونے کا باعث بنتے ہیں اللہ کے غصے کو ٹھنڈا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔

آیت:272 تا 273

ترجمہ:

* لوگوں کو ہدایت بخش دینے کی ذمہ داری تم پر نہیں ہے ہدایت تو اللہ ہی جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور خیرات میں جو مال تم خرچ کرتے ہو وہ تمہارے اپنے لیے بھلا ہے اگر تم اسی لیے خرچ کرتے ہو کہ ان کے ذریعے اللہ کی رضا حاصل ہو تو جو کچھ مال تم خیرات میں خرچ کرو گے اس کا پورا پورا اجر تمہیں دیا جائے گا اور تمہاری ذرا بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔

* خاص طور پر مدد کے مستحق تو وہ تنگ دست لوگ ہیں جو اللہ کے کام میں ایسے لگ گئے کہ اپنی ذاتی ضروریات کے لیے زمین میں کوئی دوڑ دھوپ نہیں کر سکتے ان کی خودداری دیکھ کر ناواقف شخص یہ گمان کرتا ہے کہ یہ خوشحال ہیں (خوددار لوگ ہیں تو لوگ سمجھتے ہیں کہ خوشحال ہیں) تم ان کے چہروں سے ان کی اندرونی حالت پہچان سکتے ہو وہ ایسے لوگ نہیں ہیں کہ لوگوں کے پیچھے پڑ کر مانگیں ان کی مدد اور عیانت میں جو کچھ مال تم خرچ کرو گے وہ اللہ سے پوشیدہ نہیں رہے گا۔

اب صدقات کے ساتھ آگے سود کے بارے میں بات ہو رہی ہے کہ وہ کیسی بری لعنت ہے لیکن آج کا مسلمان کیسا بری طرح اس میں پھنس چکا ہے۔

آیت:274 تا 275

ترجمہ:

* جو لوگ اپنے مال شب و روز کھلے اور چھپے طریقے سے اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان کے لیے کسی خوف اور رنج کا مقام نہیں ہو گا۔

* مگر جو لوگ سود کھاتے ہیں ان کا حال اس شخص کا سا ہو گا جسے شیطان نے چھو کر باولا پاگل کر دیا (اور جو مال کی محبت میں پاگل تھے وہ قیامت کے دن بھی ایسے ہی اٹھیں گے کہ جیسے شیطان نے چھو کر پاگل کر دیا ہو) اس حالت میں ان کے مبتلا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں تجارت بھی تو آخر سود ہی جیسی ایک چیز ہے حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے لہذا جس شخص کو اس کے رب کی طرف سے یہ نصیحت پہنچے وہ آئندہ کے لیے سود خواری سے باز آجائے اور جو کچھ پہلے وہ کھا چکا سو کھا چکا اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اور جو اس حکم کے بعد اسی حرکت کا دوبارہ اعادہ کرے گا وہ جہنمی ہے جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔

آیت:276

ترجمہ:

* اللہ سود کو گھٹاتا ہے اور صدقات کو نشوونما دیتا ہے۔

بظاہر ہمیں کیا محسوس ہوتا ہے کہ سود سے دولت بہت بڑھتی جارہی ہے اور صدقہ تو ہاتھ سے نکل رہا ہے یہ دولت کو کم کر رہا ہے لیکن حقیقت میں معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے صدقہ اپنے پیچھے مزید مال لے کے آتا ہے اور سود سے تو ساری برکت مال کی ختم ہو جاتی ہے۔

* اور اللہ کسی ناشکرے، کافر، بد عمل انسان کو پسند نہیں کرتا۔

آیت:277تا279

ترجمہ:

* بے شک جو لوگ ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں ان کا اجر بے شک ان کے رب کے پاس ہے اور ان کے لیے نہ خوف ہو گا نہ رنج ہو گا۔

* اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور جو کچھ تمہارا سود لوگوں پر باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم واقعی ایمان لائے ہو۔

* لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا (سود کو نہ چھوڑا بلکہ روپے پیسے کو خدا سمجھ لیا) اگر تم نے ایسا نہ کیا تو آگاہ ہو جاؤ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے۔

سود کھانے والوں کے خلاف اللہ اور اس کے رسول کا اعلان جنگ ہے جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اب بھی سود کو نہ چھوڑے وہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے کے لیے تیار ہو جائے۔

ہم میں سے کسی کی ہمت ہے اللہ اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کرنے کی۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ سود کے 73 درجے ہیں 73 گناہ ہیں اور ان میں سے سب سے ہلکا گناہ یہ ہے کہ انسان اپنی ماں سے بدکاری کرے اپنی ماں سے زنا کرے۔

کتنی بڑی لعنت ہے جس میں آج انسان مسلمان سپیشلی بری طرح گر چکے ہیں۔

* رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگو سود کو چھوڑ دو اور ہر اس چیز کو بھی چھوڑ دو جس میں سود کا زرہ سا بھی شک ہو۔

* اسی طرح ایک اور حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ ایسا زمانہ لوگوں پہ آئے گا کہ سب لوگ سود کھائیں گے صحابہ نے پوچھا کہ سب کے سب سود کھائیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نہیں کھائے گا اسے بھی سود کا غبار تو پہنچے گا۔

معاشرہ ہی ایسا ہو چکے گا حکومتیں ایسی ہو جائیں گی ایڈورٹیزمنٹ سود کو پروموٹ کرے گی لیکن ہم نے خود کو خود بچانا ہے۔

احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ سود کھانے والے کا عمل اگر جہاد جتنا بھی افضل ہے تو وہ سب ختم۔

آیت:279

ترجمہ:

* تو لوگو آگاہ ہو جاؤ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے سود کھانے والوں کے خلاف اعلان جنگ ہے اب بھی توبہ کر لو اور سود چھوڑ دو اور اپنا اصل سرمایہ لینے کے تم حقدار ہو نہ تم ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے۔

آیت:280 تا 281

ترجمہ:

* اور اگر تمہارا قرض دار تنگدست ہو تو ہاتھ کھلنے تک اسے مہلت دو اور جو اگر صدقہ کر دو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اگر تم سمجھو تو۔

* اس دن کی رسوائی اور مصیبت سے بچو جب کہ تم اللہ کی طرف واپس لوٹائے جاؤ گے وہاں ہر شخص کو اس کی کمائی کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا اور کسی پر ذرا برابر ظلم نہ کیا جائے گا۔

اب اس کے بعد آیت دین آ رہی ہے لین دین کی آیت کہ لین دین کرتے وقت کیسے معاملہ کرنا چاہیے اسے آیت دین کہتے ہیں۔

آیت:282

ترجمہ:

* اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب کسی مقرر مدت کے لیے تم آپس میں قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو (سب سے پہلا قانون کیا ہے لین دین کا اسے لکھ لیا کرو) فریقین کے درمیان انصاف کے ساتھ ایک شخص تحریر لکھے جسے اللہ نے لکھنے پڑھنے کی قابلیت بخشی ہو اسے چاہیے کہ لکھنے سے انکار نہ کرے وہ لکھے اور املاوہ شخص کرائے جس کے ذمہ قرض لینا ہو اور اسے اللہ اور اپنے رب سے ڈرنا چاہیے جو معاملہ طے ہوا ہو اس میں کوئی کمی بیشی نہ کرے لیکن اگر قرض لینے والا خود نادان یا ضعیف ہو اور املا نہ کرا سکتا ہو تو اس کا ولی انصاف کے ساتھ املا کرائے پھر اپنے مردوں میں سے دو آدمیوں کی ان پر گواہی کرا لو لیکن اگر دو مرد موجود نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں تاکہ اگر ایک عورت بھول جائے تو دوسری عورت اسے یاد دلا دے۔

یہاں پر خواتین بڑا اعتراض کرتی ہیں لیکن اصل میں یہ تو شکر ادا کرنے کی بات ہے کہ اللہ تعالی نے ہم پہ کم ذمہ داری ڈالی ہے اور دو خواتین کو ایک مرد کے جتنی ذمہ داری دی ہے اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ عورت ایک تو تھوڑا حساب کتاب میں کمزور ہوتی ہے میتھ کو اتنا ویسے بھی ہم پسند نہیں کرتیں اور دوسرا عورتوں میں نسیان بھی زیادہ ہوتا ہے وہ بھول جاتی ہیں اس لیے اللہ تعالی نے ایک مرد کی ذمہ داری دو عورتوں کو سونپی ہے۔

یہاں پہ اعتراض کی بجائے اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ ہمیں کم کام دیا کم ذمہ داری دی۔

* یہ گواہ ایسے لوگوں میں سے ہونے چاہیں جن کی گواہی تمہارے درمیان مقبول ہو گواہوں کو جب گواہ بننے کے لیے بلایا جائے تو انہیں انکار نہیں کرنا چاہیے معاملہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو مدت کے تعین کے ساتھ تحریر کر و یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف پر مبنی ہے اس سے شہادت قائم ہونے میں زیادہ سہولت ہو گی اور تمہارے شکوک میں مبتلا ہونے کا امکان کم رہ جائے گا۔

یہاں پہ تین چیزیں پتہ چلتی ہیں۔

1۔ایک تو تحریر لکھو۔

2۔ایک گواہ بنالو۔

3۔اور ایک مدت کا تعین کرلو۔

* ہاں البتہ جو تجارت لین دین دست بہ دست تم لوگ آپس میں کرتے ہو اس کو نہ بھی لکھا جائے تو کوئی حرج نہیں مگر تجارتی معاملے طے کرتے وقت گواہ کرلیا کرو ساتھ میں وہ گواہ کو ستایا نہ جائے جو کوئی ایسا کرے گا تو وہ گناہ کا مرتکب ہو گا اور اللہ کے غضب سے بچو وہ تم کو صحیح رستے کی ہدایت دیتا ہے اور اسے ہر چیز کا علم ہے۔

آیت:283

ترجمہ:

* پھر اگر تم سفر میں ہو اور تحریر لکھنے کے لیے کوئی کاتب نہ ملے تو رہن کو قبضے میں دے کے معاملہ کر لو اگر تم میں سے کوئی شخص دوسرے پر بھروسہ کر کے اس کے ساتھ کوئی معاملہ کرے تو جس پر بھروسہ کیا گیا ہو اسے چاہیے کہ امانت ادا کرے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور شہادت کو ہرگز نہ چھپاؤ جو شہادت گواہی کو چھپاتا ہے اس کا دل گناہ میں آلودہ ہے۔

شہادت چھپانا بہت بڑا گناہ ہے تو جھوٹی گواہی دینا کس قدر بڑا گناہ ہو گا۔

* اور اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں۔

سورۃ البقرہ کا آخری رکوع شروع ہو رہا ہے۔

آیت:284

ترجمہ:

* آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ کا ہے تم اپنے دل کی باتیں چاہے ظاہر کرو چاہے چھپاؤ بہر حال اللہ ان کا حساب تم سے لے گا پھر اسے اختیار ہے جسے چاہے معاف کر دے اور اللہ جسے چاہے سزا دے بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اس کے بعد آخری دو خاص آیات آ رہی ہیں جو عرش الہی کے خاص خزانوں سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائی گئی ہیں۔

یہ آیات اللہ تعالی نے شب معراج کے موقعے پر سدرہ المنتہی کے قریب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائیں اور یہ دو آیات آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی دوسرے نبی کو کسی اور پیغمبر کو نہیں عطا کی گئیں۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب سورہ بقرہ کے اختتام پر جب یہ آیات پڑھتے تو ہنس دیتے اور فرماتے یہ دونوں آیات رحمن کے عرش تلے کا خزانہ ہیں۔

احادیث سے پتہ چلتا ہے ان دو آیات کا ایک ایک حرف ایک ایک لفظ نور ہے۔

* پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جو شخص ان دو آیات کو رات کو سونے سے پہلے پڑھ لے اس کے لیے دونوں آیات کافی ہو جائیں گی۔

یعنی کوئی چیز اس کو ستا نہیں سکے گی تو اتنا خو بصورت خزانہ ہے جو شب معراج پہ نازل کیا گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی نبی کو نہیں عطا ہوا اس کو ہمیں لازمی یاد کرنا چاہیے اور رات کو سونے سے پہلے ضرور پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

آیت: 285 تا 286

ترجمہ:

* رسول اس ہدایت پر ایمان لایا ہے جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوئی ہے اور جو لوگ اس رسول کے ماننے والے ہیں انہوں نے بھی اس ہدایت کو دل سے تسلیم کر لیا ہے یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانتے ہیں اور ان کا قول یہ ہے کہ ہم اللہ کے رسولوں کے درمیان تفریق نہیں کرتے (یعنی سب کے سب پہ ایک جیسا ایمان لاتے ہیں) ہم نے حکم سنا اور ہم نے اطاعت قبول کی اے مالک ہم تجھ سے بخشش کے طلبگار ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف پلٹنا ہے اللہ کسی انسان پر اس کی قدرت سے بڑھ کر ذمہ داری کا بوجھ نہیں ڈالتا ہر شخص نے جو نیکی کمائی ہے اس کا پھل اسی کے لیے ہے اور جس نے جو خطا سمیٹی ہے اس کا وبال اسی پر پڑے گا۔

* اے ایمان والوں تم دعا یوں کیا کرو اے ہمارے رب ہم سے بھول چوک میں جو قصور ہو جائیں ان پر گرفت نہ کرنا اے اللہ ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے اے اللہ جس بوجھ کو اٹھانے کی طاقت ہم میں نہیں ہے وہ ہم پر نہ رکھ ہمارے ساتھ نرمی کر ہم سے درگزر فرما ہم پر رحم فرما تو ہمارا مولا ہے کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد کر۔

یہاں پر سورہ البقرہ مکمل ہوئی۔

سورۃ آل عمران:

اب اس کے بعد سورۃ آل عمران شروع ہو رہی ہے۔

فضائل:

سورۃ آل عمران کے فضائل پہلے بیان ہو چکے ہیں کہ اس سورت کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نورانی سورت ارشاد فرمایا ہے۔

قیامت کے دن جب قرآن پاک اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے شفاعت کے لیے اللہ کے سامنے حاضر ہو گا تو اس وقت یہ سورت اور سورت البقرہ سب سے آگے آگے ہوں گی جیسے سردار سورتیں ہوتی ہیں اور یہ اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے شفاعت کرے گی اور اپنے پڑھنے والوں پر سایہ کرے گی اپنے پڑھنے والے کی طرف سے اللہ سے ڈٹ کے جھگڑا کرے گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیت: 1 تا 7

ترجمہ:

* الف لام م

* اللہ وہ زندہ جاوید ہستی جو نظام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے حقیقت میں اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔

* اس نے تم پر یہ کتاب نازل کی جو حق لے کر آئی ہے اور ان کتابوں کی تصدیق کر رہی ہے جو اس سے پہلے آئی ہوئی تھیں اس سے پہلے وہ انسانوں کی ہدایت کے لیے تورات اور انجیل نازل کر چکا ہے۔

* اور اس نے فرقان اتارا (فرقان جو حق و باطل میں تفریق کرے) اب جو لوگ اللہ کی آیات کو قبول کرنے سے انکار کریں ان کو یقینا سخت سزا ملے گی اور اللہ بے پناہ طاقت کا مالک ہے اور برائی کا بدلہ دینے والا ہے۔

* زمین اور آسمان کی کوئی چیز اللہ سے پوشیدہ نہیں۔

* وہ ہی تو ہے جو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں تمہاری صورتیں جیسی چاہتا ہے بناتا ہے اس زبردست حکمت والے کے سوا کوئی اور خدا نہیں ہے۔

* وہی خدا ہے جس نے یہ کتاب تم پر نازل کی (یعنی قران پاک) اس کتاب میں دو طرح کی آیات ہیں ایک محکمات ہیں جو کتاب کی اصل ہیں اور دوسری متشابہات ہیں تو جن لوگوں کے دلوں میں ٹیڑھا پن ہے وہ فتنے کی تلاش میں ہمیشہ متشابہات ہی کے پیچھے پڑے رہتے ہیں اور ان کو معنی پہنانے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ متشابہات کا حقیقی مفہوم تو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ لوگ جو علم میں پختہ کار ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمارا ان پر ایمان ہے یہ سب کا سب ہمارے رب کی طرف سے ہے اور سچ یہ ہے کہ کسی چیز سے صحیح سبق صرف دانشمند لوگ ہی حاصل کرتے ہیں۔

تو اس کتاب میں دو طرح کی آیات ہیں ایک محکم جن میں احکامات موجود ہیں اور وہی اصل ہیں اسی کے اندر سے ہم نے اپنے لیے عمل کی بات نکالنی ہے اور اپنی اصلاح کرنی ہے۔

دوسری متشابہات ہیں جن کا علم صرف اللہ تعالی کے پاس جیسے یہ حروف مقطعات وغیرہ ہیں تو ان کے پیچھے نہیں پڑنا چاہیے کہ ان کا کیا مطلب معنی ہے۔

آیت:8 تا 11

ترجمہ:

* جو عقلمند لوگ ہیں وہ اللہ سے دعا کرتے ہیں اے پروردگار ہمیں اپنے خزانہ فیض سے رحمت عطا فرما کہ تو ہی فیاض حقیقی ہے۔

* اے اللہ تو یقیناً سب لوگوں کو ایک دن جمع کرنے والا ہے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں تو ہرگز اپنے وعدے سے ٹلنے والا نہیں ہے تو اپنے وعدے کو پورا کرے گا۔

* جن لوگوں نے کفر کا رویہ اختیار کیا انہیں اللہ کے مقابلے میں نہ تو ان کا مال کچھ کام آئے گا اور نہ اولاد وہ دوزخ کا ایندھن بن کر رہیں گے۔

* ان کا انجام ویسا ہی ہو گا جیسے فرعون کے ساتھیوں کا اور ان سے پہلے کے نافرمانوں کا ہو چکا ہے کہ جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا تھا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ نے ان کے گناہوں کی وجہ سے انہیں پکڑ لیا اور حق یہ ہے کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

جو اللہ کے نافرمان ہیں ان کو سزا مل کے رہے گی۔

آیت:12 تا13

ترجمہ:

* پس اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جن لوگوں نے آپ کی دعوت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے ان سے کہہ دیجیے کہ قریب ہے وہ وقت جب تم مغلوب ہو جاؤ گے اور جہنم کی طرف ہانکے جاؤ گے اور جہنم بڑا ہی برا ٹھکانہ ہے۔

* تمہارے لیے ان دو گروہوں میں ایک نشان عبرت ہے جو بدر میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوئے تھے ان میں سے ایک گروہ اللہ کے راستے میں لڑ رہا تھا اور دوسرا گروہ کافر تھا اور جو ان کی آنکھوں کی نظر تھی وہ انہیں اپنے سے دگنا دیکھ رہے تھے (مسلمان صرف 313 تھے اور کفار اتنے زیادہ تھے لیکن پھر بھی فتح کس کو نصیب ہوئی جس کے ساتھ اللہ تعالی تھے) اللہ اپنی فتح اور نصرت سے جس کو چاہتا ہے مدد دیتا ہے اور آنکھوں والوں کے لیے اس میں بہت بڑا سبق ہے بہت بڑی عبرت ہے۔

آیت:14 تا16

ترجمہ:

* لوگوں کے لیے خوشنما بنادی گئی عورتیں اولاد سونے چاندی کے ڈھیر اور نشان دار گھوڑے مویشی زرعی زمینیں اور یہ سب چیزیں خوشنما بنادی گئیں مگر یہ سب دنیا کی چند روز زندگی کے سامان ہیں اور حقیقت میں جو بہتر ٹھکانا ہے وہ تو اللہ کے پاس ہے۔

* کہو میں تمہیں بتاؤں کہ ان سے زیادہ اچھی چیز کیا ہے (دنیا کے مال متاع زمین مال مویشی عورت ان سب چیزوں سے زیادہ بہتر چیز کیا ہے؟ عورت سے مراد جیسے مردوں کے لیے بیویوں کی محبت اللہ تعالی نے دل میں ڈال دی ہے یا عورت کی، اس سے مراد یہ بات ہے) کہو میں تمہیں بتاؤں کہ ان سے زیادہ اچھی چیز کیا ہے جو لوگ تقوی کی روش اختیار کریں ان کے لیے ان کے رب کے پاس باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہاں انہیں ہمیشگی کی زندگی حاصل ہو گی وہاں پاکیزہ بیویاں ان کی رفیق ہوں گی اور اللہ کی رضا سے وہ سرفراز ہوں گے اللہ اپنے بندوں کے رویے پر گہری نظر رکھتا ہے۔

* یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں اے مالک اے ہمارے رب ہم ایمان لائے ہماری خطاؤں سے درگزر فرما اور ہمیں آتش دوزخ سے بچالے۔

احادیث میں آتا ہے کہ ابن آدم سب کے سب خطاکار ہیں اور لیکن خطاکاروں میں سے بہترین خطاکار وہ ہے کہ جو گناہ کر چکنے کے بعد اللہ تعالی سے توبہ کر لے تو یہاں پہ بھی اللہ کے بندے جو جنت میں جانے والے ہیں وہ اللہ تعالی سے معافی مانگ رہے ہیں۔

* اے اللہ ہمارے گناہوں کو بخش دے۔

آیت:17 تا28

ترجمہ:

* یہی لوگ صبر کرنے والے ہیں راست باز ہیں فرمانبردار اور فیاض ہیں اور رات کی آخری گھڑیوں میں اللہ سے مغفرت کی دعائیں مانگا کرتے ہیں۔

* اللہ نے خود گواہی دی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں ہے اور یہی گواہی فرشتوں اور سب اہل علم نے بھی دی ہے وہ انصاف پر قائم ہے اس زبردست حکیم کے سوا کوئی خدا نہیں ہے (اور اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے)۔

* اللہ کے نزدیک تو دین صرف اسلام ہی ہے اس دین سے ہٹ کر جو مختلف طریقے ان لوگوں نے اختیار کیے جنہیں کتاب دی گئی تھی ان کے اس طرز عمل کی کوئی وجہ اس کے سوا نہ تھی کہ انہوں نے علم آجانے کے بعد آپس میں ایک دوسرے پر زیادتی کرنے کے لیے ایسا کیا اور جو کوئی اللہ کے احکام اور ہدایات کی اطاعت سے انکار کر دے تو اللہ کو اس سے حساب لیتے کچھ دیر نہیں لگتی۔

* اب اگر یہ لوگ تم سے جھگڑا کریں تو ان سے کہو میں نے اور میرے تابعین نے اللہ کے سامنے اپنا سر تسلیم خم کر دیا ہے (ہم نے اپنا سر اللہ کے سامنے جھکا دیا ہے) پھر اگر اہل کتاب اور غیر اہل کتاب ان دونوں سے پوچھو کہ کیا تم نے بھی اللہ کی اطاعت اور بندگی قبول کر لی کیا تم نے بھی اپنے آپ کو اللہ کے سامنے جھکا لیا پھر اگر وہ خود کو اللہ کے سپرد کر دیں تو وہ راہ راست پا گئے اور اگر انہوں نے اس سے منہ موڑا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر صرف پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے آپ نے صرف اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہے ہدایت دینا اللہ کے ذمے ہے اللہ خود اپنے بندوں کے معاملات دیکھنے والا ہے۔

* جو لوگ اللہ کے احکام اور ہدایات کو ماننے سے انکار کرتے ہیں اور اس کے پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے ہیں تو ایسے لوگوں کو جو انصاف کا حکم دینے والے لوگوں کو قتل کرتے ہیں ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔

* یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں ضائع ہو گئے اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہو گا۔

* تم نے دیکھا نہیں کہ جن لوگوں کو کتاب کے علم میں سے کچھ حصہ ملا ہے ان کا حال کیا ہے انہیں جب اللہ کی کتاب کی طرف بلایا جاتا ہے کہ لوگوں کے درمیان اس کتاب کے ذریعے فیصلے کرو تو ان میں سے ایک گروہ منہ موڑتا ہے اور اس فیصلے کی طرف آنے سے اعراض برتتا ہے۔

* ان کا یہ طرز عمل اس وجہ سے ہے کہ وہ کہتے ہیں دوزخ کی آگ تو ہمیں چھوئے گی نہیں اور اگر دوزخ کی سزا ہم کو ملے گی تو بس گنتی کے چند دن ان کے ان خود ساختہ عقیدوں نے ان کو اپنے دین کے معاملے میں بڑی ہی غلط فہمیوں میں ڈال رکھا ہے۔

* مگر کیا بنے گی ان پر جب ہم انہیں اس وقت جمع کریں گے جس کا آنا یقینی ہے (قیامت کا دن جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے) اس روز ہر شخص کو اس کی کمائی کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور کسی پر ظلم نہ ہو گا۔

* کہو اے اللہ اے ملک کے مالک تو جسے چاہے حکومت دے اور جس سے چاہے چھین لے جسے چاہے عزت بخشے اور جس کو چاہے ذلیل کر دے بھلائی تیرے ہی اختیار میں ہے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

* رات کو دن میں پروتا ہوا لے آتا ہے اور دن کو رات میں سے جاندار میں سے بے جان کو نکالتا ہے اور بے جان میں سے جاندار کو اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

* اے مومنو اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست اور رفیق ہر گز نہ بناؤ جو کوئی ایسا کرے گا اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں ہاں یہ بات معاف ہے کہ تم ان کے ظلم سے بچنے کے لیے ان کے فتنوں سے بچنے کے لیے بظاہر ایسا طرز عمل اختیار کر جاؤ۔

(لیکن جو دلی دوستی ہے جو راز و نیاز والی دوستی ہے وہ مسلمانوں کے سوا کسی اور سے نہیں ہونی چاہیے ہاں ویسے خوش اخلاقی اور اچھا جو ان کے ساتھ برتاؤ ہے وہ رکھنا جائز ہے)۔

* اللہ تمہیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور تمہیں اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔

آیت: 29 تا 30

ترجمہ:

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو خبردار کر دیجیے کہ جو تمہارے دلوں میں ہے اسے چاہے تم چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ بہر حال اسے جانتا ہے زمین اور آسمان کی کوئی چیز اللہ کے علم سے باہر نہیں ہے اور اس کا اقتدار ہر چیز پر چھایا ہوا ہے۔

* وہ دن آنے والا ہے جب ہر نفس اپنے کیے کا مزہ ضرور چکھے گا چاہے اس نے بھلائی کی ہو یا برائی اس روز آدمی تمنا کرے گا کہ کاش ابھی یہ دن اس سے بہت دور ہوتا۔

اور چاہے جتنا بھی دور ہو جائے اس دن نے تو آ کے رہنا ہے ضرورت اس دن کی تیاری کی ہے کہ ہم سب اپنے آپ کو اس دن کے لیے تیار کریں۔

* اللہ تمہیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور وہ اپنے بندوں پر بہت زیادہ شفیق ہے۔

آیت:31

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں سے کہہ دیجیے اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمادے گا۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا اسواہ حسنہ اختیار کرنا چاہیے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کسی نے پوچھا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق کیسے تھا؟

تو عائشہ نے جواب دیا کہ آپ کا اخلاق قرآن ہے۔

اس لیے ہمیں زندگی کے ہر معاملے میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنی چاہیے وہ ہمارے لیے بہترین رول ماڈل ہیں۔

* اور اللہ تعالی بڑا معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

آیت:32 تا 38

ترجمہ:

* ان سے کہو کہ اللہ اور رسول کی اطاعت قبول کرو پھر اگر وہ تمہاری یہ دعوت قبول نہ کریں تو یقیناً یہ بات ممکن نہیں ہے کہ اللہ کافروں سے محبت کرے۔

* اللہ نے آدم علیہ السلام اور نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام دنیا والوں پر ترجیح دے کر اپنی رسالت کے لیے منتخب کیا تھا۔

* یہ ایک ہی سلسلے کے لوگ تھے (یعنی اولاد میں سے اولاد تھے) جو ایک دوسرے کی نسل سے پیدا ہوئے تھے اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

* وہ اس وقت سن رہا تھا جب عمران کی عورت کہہ رہی تھی کہ اے میرے پروردگار میں اس بچے کو جو میرے پیٹ میں ہے تیری نظر کرتی ہوں (کس کی بات ہو رہی ہے حضرت مریم علیہ السلام کی والدہ کی بات ہو رہی ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ ان کا پہلا بچہ تھا اس سے پہلے ان کے ہاں اولاد نہیں تھی لیکن پھر انہوں نے مریم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے پہلے ہی نذر مان لی کہ میں اس کو اللہ کے رستے میں وقف کر دوں گی) اے میرے پروردگار میں اس بچے کو جو میرے پیٹ میں ہے تیری نذر کرتی ہوں وہ تیرے ہی کام کے لیے وقف ہو گا میری طرف سے اسے قبول فرما بے شک تو سننے والا جاننے والا ہے۔

* پھر جب وہ بچی اس کے ہاں پیدا ہوئی تو اس نے کہا مالک میرے ہاں تو لڑکی پیدا ہو گئی ہے حالانکہ جو کچھ اس نے جنا تھا اللہ کو اس کی خبر تھی (کیونکہ اس وقت ہوتا یہ تھا کہ لڑکوں کو اللہ کے راستے کے لیے وقف کیا جاتا تھا تو لیکن جب وہ بیٹی پیدا ہو گئی تو پھر ان کو یہ خیال آیا کہ اب لڑکی ہے لیکن چونکہ انہوں نے اللہ تعالی کے ہاں یہ نذر مان چکی تھی تو انہوں نے پھر بھی اپنی نذر پوری کی اور کوئی بہانہ نہیں تراشا کہ اب بیٹی پیدا ہو گئی تو اب تو مشکل ہے بلکہ بیٹی ہی پیدا ہوئی تو جو نذر مانی تھی اس کو پورا کیا اور انہیں اللہ کے راستے میں دے دیا) حالانکہ جو کچھ اس نے جنا تھا اللہ کو اس کی خبر تھی اور لڑکا لڑکی کے جیسا نہیں ہوتا خیر

میں نے اس کا نام مریم رکھ دیا ہے اور میں اسے اور اس کی آئندہ نسل کو شیطان مردود کے فتنے سے اے اللہ آپ کی پناہ میں دیتی ہوں۔

* آخر کار اس کے رب نے اس لڑکی کو باخوشی قبول فرمالیا اور اسے بڑی اچھی لڑکی بنا کر اٹھایا اور زکریا علیہ السلام کو اس کا سرپرست بنادیا زکریا علیہ السلام جب کبھی مریم کے پاس محراب میں داخل ہوتے تو اس کے پاس کچھ نہ کچھ کھانے پینے کا سامان موجود پاتے اور پوچھتے اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا ہے وہ جواب دیتی کہ یہ اللہ کے پاس سے آیا ہے اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔

* یہ حال دیکھ کر زکریا علیہ السلام نے اپنے رب کو پکارا پروردگار اے میرے رب مجھے اپنی قدرت سے نیک اولاد عطا فرما بے شک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے۔

حضرت زکریا علیہ السلام کے ہاں بھی اولاد نہیں تھی تو یہاں سے ہمیں نیک اور پاکیزہ اولاد کے لیے بھی ایک دعا پتا چل گئی:

رب هب لی من لدنك ذرية طيبة انك سميع الدعاء

آیت:39 تا 40

ترجمہ:

* جواب میں فرشتوں نے آواز دی جبکہ وہ محراب میں کھڑا نماز پڑھ رہا تھا کہ اللہ تجھے یحیی کی خوشخبری دیتا ہے وہ اللہ کی طرف سے ایک فرمان کی تصدیق کرنے والا ہو گا (یعنی عیسی علیہ السلام کی تصدیق) اس میں سرداری اور بزرگی کی شان ہو گی کمال درجے کا ضابط ہو گا نبوت سے سرفراز ہو گا اور صالحین میں سے شمار کیا جائے گا۔

* زکریا علیہ السلام نے کہا اے پروردگار بھلا میرے ہاں لڑکا کہاں سے پیدا ہو گا میں تو بہت بوڑھا ہو چکا اور میری بیوی بانجھ ہے جواب ملا ایسے ہی ہو گا اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔

اللہ تعالی کو اس بات سے کیا غرض کہ کوئی بوڑھا ہے کوئی جوان ہے کوئی بانجھ ہے یا کوئی کیسا ہے اللہ تعالی تو جو چاہیں وہ کر سکتے ہیں بن باپ کے عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے، حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق کیا تو اللہ تعالی کی قدرت کا تو انسان اندازہ ہی نہیں کر سکتا۔

آیت: 41

ترجمہ:

* حضرت زکریا علیہ السلام نے عرض کیا اے اللہ تعالی پھر میرے لیے کوئی نشانی مقرر فرما دیجئے کہا نشانی یہ ہے کہ تم تین دن تک لوگوں سے اشاروں کے سوا بات نہیں کرنا اس دوران میں اپنے رب کو بہت زیادہ یاد کرنا اور صبح اور شام اللہ کی تسبیح بیان کرتے رہنا۔

اللہ تعالی کی ذات سے کسی بھی لمحہ مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

آیت: 42 تا 46

ترجمہ:

* پھر وہ وقت آیا جب مریم سے فرشتوں نے آکر کہا اے مریم اللہ نے تجھے چن لیا ہے اور پاکیزگی عطا کی ہے اور تمام دنیا کی عورتوں پر تجھ کو ترجیح دے کر اپنی خدمت کے لیے چن لیا ہے۔

* اے مریم اپنے رب کی تابع فرمان بن کر رہ اس کے آگے سجدہ کر اور جو بندے اس کے آگے جھکنے والے ہیں ان کے ساتھ تو بھی جھک جا۔

* اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تم کو وحی کے ذریعے سے بتا رہے ہیں ورنہ تم اس وقت موجود نہ تھے جب ہیکل کے خادم یہ فیصلہ کرنے کے لیے کہ مریم کا کون سرپرست ہو گا اپنے اپنے قلم پھینک رہے تھے (یعنی قرعہ اندازی کر رہے تھے) اور نہ تم اس وقت حاضر تھے جب ان کے ہاں جھگڑا برپا تھا۔

* اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم اللہ تجھے اپنے ایک فرمان کی خوشخبری دیتا ہے اس کا نام مسیح عیسی ابن مریم ہو گا دنیا اور آخرت میں وجیع ہو گا معزز ہو گا اللہ کے مقرب بندوں میں شمار کیا جائے گا۔

* وہ لوگوں سے گہوارے میں بھی کلام کرے گا اور بڑی عمر کو پہنچ کر بھی اور وہ ایک صالح مرد ہو گا۔

یعنی بہت ہی چھوٹے بچے جیسے پنگوڑے میں ہوتے ہیں اور آگے آیات میں ہم دیکھیں گے کہ عیسی علیہ السلام نے کتنے کم عمر یعنی بالکل جب چھوٹے بچے تھے جب پیدا ہوئے اسی وقت کلام کرنا شروع کر دیا تھا۔

آیت:47 تا59

ترجمہ:

* یہ سن کر مریم بولی پروردگار میرے ہاں بچہ کہاں سے ہو گا مجھے تو کسی شخص نے ہاتھ تک نہیں لگایا جواب ملا ایسے ہی ہو گا اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے وہ جب کسی کام کے کرنے کا فیصلہ کر لیتا ہے تو بس کہہ دیتا ہے ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔

* اور اللہ اسے کتاب اور حکمت کی تعلیم دے گا تورات اور انجیل کا علم سکھائے گا۔

* اور بنی اسرائیل کی طرف اپنا رسول مقرر کرے گا اور پھر جب بحیثیت رسول بنی اسرائیل کے پاس آ گئے تو عیسی علیہ السلام نے کیا کہا اے قوم میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نشانی لے کر آیا ہوں میں تمہارے سامنے مٹی سے پرندے کی صورت کا ایک مجسمہ بناتا ہوں اور پھر اس میں پھونک مارتا ہوں وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے (عیسی علیہ السلام کو بہت سے معجزات عطا کیے گئے تھے اور یہاں پہ ان کے معجزات کا آگے ذکر ہے کہ وہ کیسے مٹی سے پرندے کی شکل کا مجسمہ بناتے تھے اور وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا تھا لیکن ان سب معجزات کا جب ذکر ہے تو اس میں ہم دیکھیں گے کہ ہر جگہ پہ اللہ کے حکم سے اللہ کے حکم سے ہو رہا ہے کہ اللہ کے حکم کے سوا کوئی معجزہ بھی نہیں چل سکتا) میں اللہ

کے حکم سے پیدائشی اندھے اور کوڑی کو اچھا کرتا ہوں اور مردے کو زندہ کرتا ہوں میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم کیا کھاتے ہو اور کیا اپنے گھروں میں ذخیرہ کرکے رکھتے ہو اس میں تمہارے رب کی طرف سے نشانی ہے اگر تم ایمان لانے والے ہو۔

* اور میں اس تعلیم اور ہدایت کی تصدیق کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہوں جو تورات میں سے اس وقت میرے زمانے میں موجود ہے اور میں اس لیے آیا ہوں کہ تمہارے لیے بعض ان چیزوں کو حلال کردوں جو تم پر حرام کردی گئی ہیں دیکھو میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نشانی لے کر آیا ہوں لہذا اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

* اللہ میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی لہذا تم صرف اللہ کی بندگی اختیار کرو یہی صراط مستقیم ہے یہی سیدھا راستہ ہے۔

* جب عیسی نے محسوس کیا کہ بنی اسرائیل کفر اور انکار پر آمادہ ہیں تو عیسی نے کہا کہ اللہ کے راستے میں کون میرا مددگار ہے؟ حواریوں نے جواب دیا ہم اللہ کے مددگار ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے گواہ رہو ہم مسلم ہیں۔

* اے ہمارے رب جو فرمان تونے نازل کیا ہم نے اسے مان لیا ہے اور ہم نے تیرے رسول کی پیروی قبول کی پس تو ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

* پھر بنی اسرائیل کے لوگوں نے چالیں چلیں جواب میں اللہ نے بھی خفیہ تدبیر کی اور ایسی تدبیروں میں اللہ سب سے بڑھ کر ہے۔

* جب اس نے کہا (اللہ تعالی نے) جب اللہ تعالی نے کہا کہ اے عیسی اب میں تجھے واپس لے لوں گا اور تجھ کو اپنی طرف اٹھالوں گا اور جنہوں نے تیرا انکار کیا ہے ان سے تجھ کو پاک کردوں گا اور تیری پیروی کرنے والوں کو قیامت تک ان لوگوں سے بلند رکھوں گا جنہوں نے تیرا انکار کیا ہے پھر تم سب کو

آخر کار میرے پاس آنا ہے اس وقت میں ان باتوں کا فیصلہ کر دوں گا جن میں تمہارے درمیان اختلاف ہوا ہے۔

* جن لوگوں نے کفر اور انکار کی روش اختیار کی ہے انہیں دنیا اور آخرت دونوں میں سخت سزا دوں گا اور وہ کوئی مددگار نہ پائیں گے۔

* اور جنہوں نے ایمان اور نیک عمل کا رویہ اختیار کیا ہے انہیں ان کے پورے اجر دیے جائیں گے اور خوب جان لو ظالموں سے اللہ ہر گز محبت نہیں کرتا۔

* یہ آیات اور حکمت کی باتیں ہیں جو ہم تمہیں سنا رہے ہیں

* اللہ کے نزدیک تو عیسی علیہ السلام کی مثال آدم کی سی ہے کہ اللہ نے اسے مٹی سے پیدا کیا اور حکم دیا کہ ہو جا تو وہ ہو گیا۔

عیسی علیہ السلام کی مثال آدم کی سی کیوں دی گئی ہے؟

کیونکہ عیسی علیہ السلام کو عیسائیوں نے اللہ کا بیٹا بنالیا کہ ان کا باپ اس طرح سے نہیں تو اللہ تعالی فرما رہے ہیں کہ اگر عیسی علیہ اسلام بن باپ کے پیدا ہوئے ہیں تو آدم علیہ السلام کے تو نہ باپ نہ ماں دونوں نہیں تھے تو اللہ تعالی جو چاہتا ہے وہ کر سکتا ہے۔

آیت:60 تا 61

ترجمہ:

* یہ اصل حقیقت ہے جو تمہارے رب کی طرف سے بتائی جارہی ہے اور تم ان لوگوں میں شامل نہ ہو جو اس میں شک کرتے ہیں۔

* یہ علم آجانے کے بعد اب جو کوئی اس معاملے میں تم سے جھگڑا کرے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہہ دو آؤ ہم اور تم خود بھی آجائیں اور اپنے اپنے بال بچوں کو بھی لے آئیں آؤ خدا سے دعا کریں کہ جو جھوٹا ہو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

کیا ایک خوبصورت دعوت ہے کہ جو جھوٹا ہے اس کے اوپر اللہ کی لعنت۔

آیت: 62 تا 64

ترجمہ:

* یہ بالکل صحیح واقعات ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی خداوند نہیں بے شک وہ زبردست حکمت والا ہے۔

* پس اگر یہ لوگ منہ موڑ جائیں تو اللہ مفسدوں کے حال سے خوب واقف ہے۔

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیجیے اے اہل کتاب آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہیں۔

جو ہمارے اور تمہارے درمیان ایک جیسی ہے۔

یہاں سے ہمیں ایک اور قانون پتا چل رہا ہے کہ اگر اہل کتاب کو قرآن کی دعوت دینی ہے اسلام کی دعوت دینی ہے تو جو کامن گراؤنڈز ہیں جو باتیں مشترک ہیں ان سے آغاز کرنا ہے۔ ہم تو اپنے مسلمان بہن بھائیوں کو بھی دعوت دیں تو جو فرقے کے اختلافات ہیں وہاں سے بات شروع کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کیا حکم دے رہا ہے؟

تبلیغ کا حکم کیا ہے؟

ایک حکمت کیا ہے اس میں؟

کہ جو کامن گراؤنڈز ہیں ان کے اوپر سے تبلیغ شروع کریں۔

* آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو تمہارے اور ہمارے درمیان یکساں ہے یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی اللہ کے سوا کسی کو اپنا رب نہ بنا لے۔

اللہ کو تو سبھی مانتے ہیں نا اہل کتاب بھی اور مسلمان بھی اس لیے ان کو اللہ کی طرف کی دعوت کی دی جائے۔

* پھر اس دعوت کو قبول کرنے سے اگر وہ منہ موڑیں تو صاف کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلم ہیں ہم تو صرف اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں۔

آیت: 65 تا 67

ترجمہ:

* اے اہل کتاب تم ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ہم سے کیوں جھگڑا کرتے ہو تورات اور انجیل تو ابراہیم کے بعد ہی نازل ہوئی ہے پھر کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے۔

* تم لوگ جن چیزوں کا علم رکھتے ہو ان میں تو خوب بحثیں کر چکے ہو اب ان معاملات میں کیوں بحث کرنے چلے ہو جن کا کچھ علم بھی تمہارے پاس نہیں ہے اللہ خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

* ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے اور نہ عیسائی بلکہ وہ تو ایک مسلم یکسو تھے۔

وہ تو یکسو مسلمان تھے جنہوں نے اپنا چہرہ اللہ کی طرف سپرد کر دیا تھا اور یہ کیا کہتے تھے یہودی کہتے تھے کہ ابراہیم علیہ السلام ہم میں سے تھے اور عیسائی کہتے ہیں کہ وہ عیسائیوں میں سے تھے تو اللہ تعالی فرما رہے ہیں وہ نہ یہودی تھے نہ عیسائی تھے بلکہ صرف یکسو مسلمان تھے۔

* اور وہ ہرگز مشرکوں میں سے نہ تھے۔

انہوں نے شرک نہیں کیا تھا۔

انہوں نے اللہ کے ساتھ بیٹے نہیں بنا لیے تھے۔

آیت:68

ترجمہ:

* ابراہیم علیہ السلام سے نسبت رکھنے کا سب سے زیادہ حق اگر کسی کو پہنچتا ہے تو ان لوگوں کو پہنچتا ہے جنہوں نے اس کی پیروی کی اب یہ نبی اور اس کے ماننے والے اس نسبت کے زیادہ حقدار ہیں اللہ صرف انہیں کا حامی و مدد گار ہے جو ایمان رکھتے ہیں۔

تو اگر کسی بھی نبی سے نسبت رکھنی ہے تو اس کی پیروی کرنی ہو گی اس کی تعلیمات اور احکامات پہ عمل کرنا ہو گا۔

آیت:69 تا72

ترجمہ:

* اے ایمان والوں اہل کتاب میں سے ایک گروہ تو یہ چاہتا ہے کہ کسی طرح تمہیں راہ راست سے ہٹا دے حالانکہ در حقیقت وہ اپنے سوا کسی کو گمراہی میں نہیں ڈال رہے مگر انہیں اس بات کا شعور نہیں ہے۔

* اے اہل کتاب اللہ کی آیات کا کیوں انکار کرتے ہو حالانکہ تم خود ان سب کا مشاہدہ کر رہے ہو۔

* اے اہل کتاب کیوں حق کو باطل سے رنگ چڑھا کر مشتبہ بناتے ہو کیوں جانتے بوجھتے حق کو چھپاتے ہو۔

* اہل کتاب میں سے ایک گروہ کہتا ہے کہ اس نبی کے ماننے والوں پر جو کچھ نازل ہوا ہے اس پر صبح ایمان لاؤ اور شام کو انکار کر دو۔

ایسا کیوں تاکہ جو صحیح پکے مسلمان ہیں وہ بھی شک کا شکار ہو جائیں اور جو نئے نئے لوگ اسلام کی طرف آرہے ہیں اسلام میں داخل ہو رہے ہیں وہ بھی شک کا شکار ہو جائیں اور اس طرح اسلام کمزور پڑ جائے تو وہ ایک دوسرے کو کیا کہتے تھے کہ ایک لمحہ اسلام قبول کرو اور کچھ دیر کے بعد یا شام کے بعد یا اگلے دن اس سے انکار کر دو کہ یہ تو سچا مذہب نہیں ہے۔

* اہل کتاب میں سے ایک گروہ کہتا ہے کہ اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں پر جو کچھ نازل ہوا ہے اس پر صبح ایمان لاؤ اور شام کو اس کا انکار کر دو شاید اس ترکیب سے یہ لوگ اپنے ایمان سے باز آ جائیں۔

آیت: 73 تا 75

ترجمہ:

* نیز یہ لوگ آپس میں کہتے ہیں کہ اپنے مذہب والوں کے سوا کسی کی بات نہ مانو۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہہ دو اصل میں ہدایت تو اللہ کی ہدایت ہے اور یہ اسی کا دین ہے کہ کسی کو وہی کچھ دیا جائے جو کبھی تم کو دیا گیا تھا (یعنی اللہ کا دین تو ہمیشہ سے ایک ہی رہا ہے تو اب اسی کی پیروی سب کو کرنا ہو گی) یا یہ کہ دوسروں کو تمہارے رب کی حضور پیش کرنے کے لیے تمہارے خلاف کوئی قوی حجت مل جائے اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہہ دو کہ فضل اور شر تو صرف اللہ کے اختیار میں ہے وہ جسے چاہے عطا کرے وہ بہت وسعت والا ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔

* وہ اپنی رحمت کے لیے جس کو چاہتا ہے خاص کر لیتا ہے اور اس کا فضل بہت بڑا ہے۔

* اہل کتاب میں کوئی تو ایسا ہے کہ اگر تم اس کے اعتماد پر مال و دولت کا ایک ڈھیر بھی دے دو تو وہ تمہارا مال جب تم واپس مانگو گے تمہیں واپس ادا کر دے گا اور کسی کا حال یہ ہے کہ اگر تم صرف ایک دینار کے معاملے میں بھی اس پر بھروسہ کرو تو وہ واپس ادا نہیں کرے گا سوائے یہ کہ تم اس کے سر پر سوار ہو

جاؤان کی اس اخلاقی حالت کا سبب یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں امیوں کے معاملے میں ہم پر کوئی مواخذہ نہیں ہے اور وہ یہ بات محض جھوٹ گھڑ کر اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

یعنی ان کا یہ خیال ہے کہ ہمارے اپنے عقیدے ہمارے اپنے مذہب کے سوا جو دوسرے لوگ ہیں ان کے ساتھ ہم بھلے زیادتیاں بھی کریں اللہ تعالی ہم سے کوئی مواخذہ نہیں کرے گا۔

اللہ تعالی فرمارہے ہیں کہ یہ اللہ پر خود ہی جھوٹ گھر رہے ہیں۔

آیت:76 تا78

ترجمہ:

* حالانکہ انہیں معلوم ہے کہ اللہ نے ایسی کوئی بات نہیں فرمائی ہے آخر کیوں ان سے باز پرس نہ ہو گی جو ابھی اپنے وعدے کو پورا کرے گا اور برائی سے بچ کے رہے گا وہ اللہ کا محبوب بنے گا اور اللہ پرہیز گار لوگوں سے محبت کرتا ہے۔

* رہے وہ لوگ جو اللہ کے وعدوں کو اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں تو ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اللہ قیامت کے دن ان سے بات نہیں کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں پاکیزہ قرار دے گا بلکہ ان کے لیے تو سخت دردناک سزا ہے۔

* ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو کتاب پڑھتے ہوئے اس طرح زبان کا الٹ پھیر کرتے ہیں کہ تم سمجھو جو کچھ وہ پڑھ رہے ہیں وہ اللہ کی کتاب کی عبارت ہے حالانکہ وہ اللہ کی کتاب کی عبارت نہیں ہوتی وہ کہتے ہیں کہ یہ جو کچھ ہم پڑھ رہے ہیں یہ خدا کی طرف سے ہے حالانکہ وہ خدا کی طرف سے نہیں ہوتا وہ جان بوجھ کر جھوٹ بات اللہ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔

اللہ کی کتاب پڑھ رہے ہوتے ہیں بیچ بیچ میں اپنی بھی ساتھ باتیں شامل کرتے ہیں ٹون ایک ہی رکھتے ہیں کہ سننے والا سمجھے کہ یہ سارے کا سارا اللہ کی طرف سے ہے تو جب اللہ کی کتاب پڑھ کے سنائی جارہی

ہو تو اس میں جب اللہ کی کتاب کا ترجمہ سے ہٹ کے اپنی بات کرنی ہو تو اس میں ٹون کو لازمی تھوڑا بدل دینا چاہیے۔

آیت:79 تا 91

ترجمہ:

* کسی انسان کا یہ کام نہیں ہے کہ اللہ تو اس کو کتاب اور حکم اور نبوت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کے بجائے تو میرے بندے بن جاؤ وہ تو یہی کہے گا کہ سچے ربانی بنو جیسا کہ اس کتاب کی تعلیم کا تقاضہ ہے جسے تم پڑھتے پڑھاتے ہو۔

* وہ تم سے ہر گز یہ نہ کہے گا کہ فرشتوں کو یا پیغمبروں کو اپنا رب بنالو (اشارہ ہو رہا ہے یہودیوں اور عیسائیوں کی طرف کہ جنھوں نے اپنے پیغمبروں کو بھی رب بنالیا اور شریک ٹھہرالیا) کیا یہ بات ممکن ہے کہ ایک نبی تمہیں کفر کا حکم دے جب کہ تم مسلمان ہو۔

* یاد کرو اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا تھا کہ آج ہم نے تمہیں کتاب اور حکمت اور دانش سے نوازا ہے کل اگر کوئی دوسرا رسول تمہارے پاس اسی تعلیم کی تصدیق کرتا ہوا آجائے جو تمہارے پاس پہلے سے موجود ہے تو تم کو اس پر ایمان لانا ہو گا اور اس کی مدد کرنا ہو گی یہ ارشاد فرما کر اللہ نے پوچھا کیا تم اس کا ذمہ لیتے ہو کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو اور اس پر میری طرف سے عہد کی بھاری ذمہ داری اٹھاتے ہو انہوں نے کہا ہاں ہم اقرار کرتے ہیں اللہ نے فرمایا اچھا تو گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔

* اس کے بعد جو اپنے وعدے سے پھر جائے وہی فاسق ہے۔

* اب کیا یہ لوگ اللہ کی اطاعت کا دین چھوڑ کر اللہ کی اطاعت کا طریقہ چھوڑ کر دین الہی چھوڑ کر کوئی اور طریقہ چاہتے ہیں حالانکہ آسمان اور زمین کی ساری چیزیں خوشی سے یا زبردستی اللہ ہی کی تابع فرمان ہیں اور اسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے۔

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیجیے ہم اللہ کو مانتے ہیں اس تعلیم کو مانتے ہیں جو ہم پر نازل کی گئی ان تعلیمات کو بھی مانتے ہیں جو ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام اسحاق یعقوب اور اولاد یعقوب علیہ السلام پر نازل ہوئی تھیں اور ان ہدایات پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو موسی اور عیسی اور جو دوسرے پیغمبروں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئی ہیں ہم ان کے درمیان تفریق نہیں کرتے بلکہ ایمان کے لحاظ سے ان سب پہ ایک جیسا ایمان لاتے ہیں اور ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں۔

* اس اسلام کے سوا جو شخص کوئی دین اختیار کرنا چاہے گا اس کا وہ طریقہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور آخرت میں وہ ناکام ونامراد ہو گا اور خسارہ پانے والوں میں سے ہو گا۔

* کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ ان لوگوں کو ہدایت بخشے جنہوں نے ایمان کی نعمت پا لینے کے بعد پھر کفر اختیار کیا حالانکہ وہ خود اس بات پر گواہی دے چکے ہیں کہ یہ رسول حق پر ہے اور اس کے پاس روشن نشانیاں بھی آچکی ہیں اللہ ظالموں کو تو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

* ان کے ظلم کا صحیح بدلہ یہی ہے کہ ان پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔

* وہ اسی حالت میں ہمیشہ رہیں گے نہ ان کی سزا میں کمی کی جائے گی اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

* البتہ وہ لوگ جو بچ جائیں جو اس کے بعد توبہ کر کے اپنے طرز عمل کی اصلاح کر لیں تو اللہ ان کو بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔

* مگر جن لوگوں نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا پھر اپنے کفر میں بڑھتے چلے گئے ان کی توبہ بھی قبول نہ ہو گی ایسے لوگ تو پکے گمراہ ہیں۔

* یقین رکھو جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور کفر ہی کی حالت میں جان دے دی ان میں سے کوئی اگر اپنے آپ کو سزا سے بچانے کے لیے پوری زمین بھر سونا بھی فدیہ میں دینا چاہے تو اسے قبول نہ کیا جائے گا ایسے لوگوں کے لیے دردناک سزا تیار ہے اور وہ اپنا کوئی مددگار نہ پائیں گے۔

قیامت کے دن بڑے سے بڑا فدیہ نہیں چلے گا۔

سبحانک اللھم وبحمدک نشھد ان لا إله الا انت نستغفرک ونتوب الیک۔

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته۔

فائل صدقہ جاریہ کی نیت سے ہر جگہ شئر کرنے کی اجازت ہے۔

Contact No: Zahida Yasir (+92 332-5919409)

Sadia Alam (+92 333 -1305574)